Course Title: Functional urdu **Module:** 02

Instructor: AMJAD KHAN **Total Marks:** 50

Student Details

Name: Muhammad Junaid

سیکشن(الف)کل نمبر ۲۰

ا:درج ذیل جملوں میں جو اسم اور فعل استعمال ہوئے ہیں،انھیں جمع میں تبدیل کیجئے۔

ا:مزدور نے سائیکل لے لی۔

۲:لڑکی نے پنسل سے تصویر بنائی۔

۳:لڑکا میدان میں کھیل رہا تھا۔

۴:کرسی میز کے سامنے رکھ دی گئی۔

۵:ماں اپنے بچے کو پیار کرتی ہے۔

ب:درج ذیل محاروں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ مطلب واضح ہو جائے۔

ا)ہاتھ دھونا۔

۲)کان بھرنا۔

۳)تین تیرہ ہونا۔

۴)دوڑ دھوپ کرنا۔

۵)کافور ہونا۔

پ:درج ذیل جملوں کو درست کر کے دوبارہ لکھیں۔

ا)یہ ماہ رمضان کا مہینہ ہے۔

۲)اس نے یہ کام کرنا ہے۔

۳)برائے کرم مجھے جانے دیجئے۔

۴)اظہر کا گیند کہاں ہے۔
۵)میرا ان سے سلام بولنا۔
ج:درج ذیل مذکر کے مئونث بنائیں۔
مہتر، ساتھی، فریبی، نندوئی، خان۔

سیکشن(ب) کل نمبر ۳۰

۱) تفشیشی صحافت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ تفصیل سے جواب تحریر کریں۔

۲) درج ذیل پر مختصر نوٹ لکھیں۔

۱) مرکب عطفی،۲)مرکب عددی،۳)مرکب اضافی،۴)فعل متعدی،۵)فعل مجہول۔

۳)ترجمہ کے اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے نیچے دئیے گئے سطور کا اردو میں ترجمہ کریں۔

KABUL: The UN Secretary-General’s Special Envoy and head of the United Nations Assistance Mission in Afghanistan (UNAMA), met Taliban’s second man and head of the group’s political office in Qatar. The UNAMA said on Monday that Deborah Lyons in meeting with Mullah Abdul Ghani Baradar, emphasized on a “just and inclusive” peace in Afghanistan. The meeting took place Sunday in the Qatari capital of Doha city, according to UNAMA, where the first round of the intra-Afghan talks is also planned to be held. Suhail Shahin, Spokesman for Taliban’s Political Office, said that the meeting discussed prisoner exchange between government of Afghanistan and Taliban as well as the intra-Afghan negotiations. The meeting comes one day after the UNAMA accused Taliban of deliberate attacks during the Corona virus pandemic. The UNAMA said in a report that Taliban continued kidnapping of healthcare workers during the epidemic outbreak and attacked a drug store. The report also mentions armed attack on a maternity hospital in Kabul’s neighborhood of Dasht-e-Barchi on May 12 that killed 14 pregnant women and newborn babies. The Dsesh terrorist attack claimed

responsibility for the hospital attack.

PESHAWAR: Chief Minister Mahmood Khan has said that strengthening of health infrastructure is top priority of the government to enable the health system to effectively deal with the challenges posed by Covid-19 epidemic in the province.
In a statement here on Sunday, he said that in order to enable the existing health infrastructure to cope with the coronavirus pandemic, Rs124 billion was proposed for health sector in the annual budget of the upcoming financial year in addition to Rs24 billion fund for health emergencies.
The chief minister said that in order to enhance the capacities of the public sector tertiary care autonomous hospitals on emergency basis, Rs10 billion was allocated for the timely completion of the ongoing developmental schemes at those hospitals that was over and above the current allocation of Rs26 billion for those hospitals.
Mr Khan said that during the upcoming financial year, steps would be taken to enhance the capacities of all the public sector hospitals including district headquarters and tehsil headquarters hospitals, rural health centres and basic health units at both in the settled and merged districts to fulfil their requirements of trained human resources, medical equipment, medicines and other required facilities.
`In this regard, need assessment of all these health service delivery outlets is being carried out,` he said.
The chief minister said that funds for purchase of essential medicines for public sector hospitals had been increased to Rs4 billion in the budget compared to Rs2.5 billion of the last year. He added that Rs1 billion was also allocated in the budget for outsourcing the solid waste management of public sector hospitals. `Provision of free medical treatment facilities to the people of the province has been the top priority of our government and a flagship programme of social health protection by the name of Sehat Sahulat Programme was launched during our previous provincial government with a limited coverage, he said.

He said that coverage of the social health protection scheme was being

extended to the entire province for which an amount of Rs10 billion was allocated in the health budget of financial year 2020-21.

ا:درج ذیل جملوں میں جو اسم اور فعل استعمال ہوئے ہیں،انھیں جمع میں تبدیل کیجئے۔

ا:مزدورنے سائیکل لے لی۔
ا: ںمزدورنے سائیکل لے لی۔

۲:لڑکی نے پنسل سے تصویر بنائی۔
۲:لڑکیوں نے پنسل سے تصاویر بنائی۔

۳:لڑکا میدان میں کھیل رہا تھا۔
۳:لڑکے میدان میں کھیل رہے تھے۔

۴:کرسی میز کے سامنے رکھ دی گئی۔
۴:کرسیاں میز کے سامنے رکھ دی گئیں۔

۵:ماں اپنے بچے کو پیار کرتی ہے۔
۵:مایں اپنے بچوں کو پیار کرتی ہیں۔

ب:درج ذیل محاروں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ مطلب واضح ہو جائے۔
ہاتھ دھونا۔

ہاتھ دھونے کی ایک اچھی عادت ہے

۲)کان بھرنا۔

اسد میرے خلاف علی کے کان بھر رہا تھا۔

۳)تین تیرہ ہونا۔

علی خوف کے سبب جنگل میں تین تیرہ ہو گیا۔

۴)دوڑ دھوپ کرنا۔

علی امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے بہت دوڑ دھوپ گیا

۵)کافور ہونا۔

چوری کرتے ہی علی کافور ہو گیا۔

پ:درج ذیل جملوں کو درست کر کے دوبارہ لکھیں۔

۱)یہ ماہ رمضان کا مہینہ ہے۔

۱)یہ مہینہ ماہ رمضان کا ہے۔

۲)اس نے یہ کام کرنا ہے۔
۲) یہ کام اس نے کرنا ہے۔

۳)برائے کرم مجھے جانے دیجئے۔
۳)برائے کرم مجھے جانے دیجئے۔

۴)اظہر کا گیند کہاں ہے۔
۴)اظہر کی گیند کہاں ہے۔

۵)میرا ان سے سلام بولنا۔
۵)میرا سلام ان سے بولنا۔

ج:درج ذیل مذکر کے مئونث بنائیں۔
مہتر
مہتران

ساتھی
ساتھیاں

، فریبی
، فریبیاں

نندوئی

ننو ئن

خان
خانی

سیکشن(ب) کل نمبر ۳۰

ا) تفشیشی صحافت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ تفصیل سے جواب تحریر کریں۔

تحقیقاتی صحافت ہر دور کی اہم ضرورت رہی ہے۔ جس کی بنیاد پر حکومتیں اصلاحاتی اقدام کرتی ہیں تاکہ مظلوم انسانیت کو انصاف مل سکے۔ گرچہ صحافت کاتعلق حکومت اور عوام کے درمیان ایک پل کا ہے اور عوامی مسائل کی ترجمانی کرتے ہوئے حکومتی اقدامات کیلئے رائے عامہ کو ہموار کرنا ہے نیز عوامی ذہن کی آبیاری اور حالات حاضرہ سے آگاہی کرانا بھی ہے جبکہ تحقیق یا تفتیش کا تعلق قدیم ہندستانی تاریخ کے مطابق عود یعنی موجودہ ایودھیا کے راجہ منو مہاراج (آدمؑ) کے زمانے میں تقریباً آٹھ ہزار سال قبل شروع ہوتا ہے۔ جہاں گپت چرنوں (خفیہ جاسوسوں)کے ذریعہ عوامی رائے کی معلومات حاصل کر کے مطلع کرنا نیز مثبت فلاحی عملی اقدام اٹھانا تھا تاکہ رعایا خوش خرم زندگی گزار سکے اور عوام کو کسی شکایت کا موقعہ نہ ملے۔ یہی نہیں بلکہ راجہ کاکام ہی اپنی رعایا کے درمیان یکساں انصاف کو مقدم رکھنا ہے۔ تاکہ زمین پر خلافت الٰہیہ کا حقیقی نظام نافذ العمل ہو سکے۔

(2)تحقیقی صحافت کی تعریف:

تحقیقی صحافت کا مطلب یہ ہے کہ کسی واقعہ پر توجہ مرکوز کر کے گہری تحقیق و تفتیش کے ذریعہ حقیقی حالات اور پس منظر کو اُجاگر کرنا ہے۔ جہاں تک عوام و خواص کی رسائی نہیں ہو سکی ہے۔ یا ان کی نظر وہاں تک نہیں ہو پاتی ہے۔ اسی نئے انکشافات یا دریافت کو صحافتی زبان میں تحقیقاتی صحافت کہتے ہیں۔ اس ضمن میں یونیورسٹی آف میسوری میں جرنلزم کے پروفیسر اسٹیو وین برگ نے تحقیقاتی صحافت کی تعریف میں کہا ہے کہ وہ خبر نگاری جو اپنے سامعین و ناظرین اور قارئین کی مفاد کو اہمیت دیتے ہوئے اپنی معلوماتی تحریر کے ذریعہ مشتہر کرنے کی پہل کرے، اسے تحقیقاتی صحافت کہاجاتا ہے۔

(3)تحقیقی صحافی یا انوسٹی گیٹیو جرنلسٹ:

برطانوی میڈیا نظریہ ساز ہوگو ڈے برگ کا قول ہے کہ ایک تحقیقاتی جرنلسٹ وہ ہوتا ہے جس کا پیشہ حقائق کا پتہ چلانا اور ان خامیوں کی شناخت کرنا ہے جو دوسروں کی آنکھ سے اوجھل ہو۔ وہ تحقیقاتی صحافی کہلاتا ہے۔

انوسٹی گیٹیو جرنلسٹ کی خاصیت :

تفتیشی صحافی کی یہ خاصیت ہونی چاہئے کہ وہ کسب حلال کا خوگر بنے نیز فقر و قناعت کو ذہن نشیں رکھے تاکہ چھٹی حس اور دور اندیشی میں اضافہ ہو سکے۔ جیسا کہ امام غزالی نے اپنی آخری تصنیف منہاج العابدین میں لکھا ہے کہ اپنے شکم کو خالی رکھ تاکہ تجھے فہم کی تیزی نصیب ہو سکے۔ دوسری جانب خواجہ عبد الخالق عجزوانی نقشبندی کے مطابق ہوش در دم پر قائم رہنے سے دل و دماغ اور اندورونی کثافت سے نجات ملتی ہے اور فکر و تدبر میں اضافہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے عقل سلیم عطا ہوتی ہے جو کہ کسی بھی تحقیقی کام کیلئے عین روح ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ تحقیقی صحافی کا کام بھی مخفی حقائق کی تہہ تک پہنچ کر اصلیت کو اُجاگرکرنا ہے۔ نیز اپنے فرائض کی ادائیگی میں رازداری سے اپنے ہدف میں منہمک رہے۔ چونکہ یہ کام نہایت ہی پر خطر اورصبر آزما نیز وقت طلب اور حوصلہ مندی کے ساتھ ساتھ دلیرانہ ا قدام ہے۔ اسلئے ایک تحقیقاتی صحافی کیلئے مستقل مزاج ہونا لازمی امرہے۔

(4)تفتیشی صحافت میں حق اطلاعات قانون کا استعمال :

ہمارے ملک میں یو پی اے کی منموہن حکومت نے جہاں بہت سارے اختیارات عوام کو دیئے تووہیں معلومات اور اعداد و شمار تک رسائی حاصل کرنے کیلئے حق اطلاعات قانون یعنی رائٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ (آر ٹی آئی)کا تحفہ بھی دیا۔ جس کے ذریعہ صحافی یا عام آدمی سرکاری کام کے اعداد و شمارکی معلومات حاصل کرسکتا ہے۔ جس کی بنیاد پر تحقیقی مواد جمع کر کے تحقیقاتی صحافت کو فروغ دیا جا تا ہے۔ اس سلسلے میں پوری دنیا بالخصوص مغربی ممالک میں یہ کام خوب ہو رہا ہے اور عوام و خواص سے پذیرائی حاصل کی جاتی ہے۔ اس تعلق سے مشہور کالم نگار بادشاہ خان نے اپنے کالم میں لکھا ہے کہ مغربی ممالک میں فعالیت کی وجہ یہ ہے کہ وہاں کے عوام کو یہ بنیادی حق حاصل ہے کہ انہیں معلومات فراہم کئے جائیں۔ چونکہ وہاں اس قانون کو اقوام متحدہ کے بین الاقوامی چارٹرکا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ جسے اقوام متحدہ کے اعلامیہ برائے انسانی حقوق 1948میں مختلف ممالک کے دستخط سے پاس کیا گیا تھا۔ اہل مغرب کی تحقیقاتی صحافت کو اعداد شمار کی حق حاصل ہے۔ جہاں حکومتی معلومات پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور سرکاری ادارے بھی ایسے رپورٹر کے ساتھ پورا تعاون کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں عوام کو معلومات فراہم کرانے کیلئے قانون کے ساتھ ساتھ نہ صرف جدید تکنیک سے لیس ذرائع موجود ہیں۔ بلکہ ذرائع ابلاغ، ویب سائٹ پر تمام اطلاعات کی تجدید کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ

سیاسی پارٹیاں بھی اپنے کام کاج کو تحریری شکل میں انٹر نیٹ کے ذریعہ عوام کے سامنے لاتی ہیں۔ جس کیلئے باضابطہ آڈیٹ کرایا جاتا ہے اور منتخب ہونے کے بعد بھی اعلیٰ سطحی انتظامی حکام بھی جواب دہ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان ممالک میں کرپشن کم ہے کیونکہ شفافیت، احتساب و مواخذہ اور چیک بیلنس کا عمل موثر ہے۔ جس کی بناء پر جمہوری نظام کافی مستحکم ہے۔ جہاں وزیر اعظم یاصدر اپنے عوام کو جواب دہ ہیں۔ مگر ہند و پاک میں یہ عمل جوئے شیر لانے سے کم نہیں ہے۔ جہاں اعداد و شمار اور اطلاعات اکٹھا کرنا بہت مشکل مرحلہ ہے کیونکہ سرکای اہلکار تعاون نہیں کرتے ہیں۔ اس کے باوجود بھی چند صحافی اپنے

مشن میں مصروف ہیں اور اپنے پیشے کو مقدم بنائے رکھا ہے۔ اگر اطلاعات کے حصول کے حق کو استعمال کرتے ہوئے تحقیقاتی صحافت کو فروغ دیا جائے تو کافی امید افزا نتائج سامنے آسکتے ہیں۔ کیونکہ ایسے صحافیوں کو تحفظ فراہم کرنا بھی حکومت کی ذمہ داری ہے جنہیں دھمکیاں دی جاتی ہیں تاکہ تحقیقاتی مواد کو منطقی انجام تک نہ پہنچا سکے۔

(5)انوسٹی گیٹیو جرنلزم میں ڈیٹا کی اہمیت:

تحقیقاتی صحافت میں ڈیٹا کی کافی اہمیت ہے جس کی بنیاد پر مواد تیار کیا جاتاہے کیونکہ انوسٹی گیٹیو رپورٹنگ اور اعداد و شمارکے درمیان چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اعداد و شمار کا تجزیہ کرکے نتیجہ اخذ کرناایک اہم فن ہے۔ اس کا سمجھنا ہر رپورٹر کیلئے ضروری ہے۔ اگر اعداد و شمار غلط ہونگے تو معاملہ الٹا بھی پڑ سکتاہے کیونکہ ذرا سی چوک سے رپورٹر کے جان کے لالے پڑ سکتے ہیں اسلئے احتیاط لازمی ہے۔ اس سلسلے میں حالیہ دنوں نیپال کے کاٹھمنڈو میں ہوئے دی سکنڈ انوسٹی گیٹیو جرنلزم کانفرنس کے حوالے سے طاہر علی نے لکھا کہ اس کانفرنس میں 45ممالک سے تقریباً 350سے زائد صحافی اور رپورٹر س نے شرکت کی۔ کانفرنس کو ’’Uncovering Asia‘‘کا عنوان دیا گیا تھا۔ جہاں پناما لیکس کی ٹیم نے بھی شرکت کی تھی اور اپنے خیالات کا بھی اظہار کیا۔

اس موقعہ پر بین الاقوامی شہرت یافتہ تحقیقاتی صحافی والٹر روبنسن جو کہ ’دی بوسٹن گلوب‘کے مدیراور گلوبل پلٹزر ایوارڈ یافتہ بھی ہیں۔ جنہوں نے کیتھولک چرچ اسکینڈل ٹیم کی نگرانی بھی کی تھی۔ انہوں نے تحقیقاتی صحافت کے سلسلے میں کہا کہ اس قسم کی رپورٹنگ میں اعداد و شمار کی بہت بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ ان کے مطابق خبر نگاری سے زیادہ مشکل کام اعداد و شمار کو جمع کرنا ہے۔ اگر ڈیٹا کو اچھی طرح نہ جانچا جائے تو تباہ کن نتائج برآمد ہو سکتا ہے اور رپورٹ بے معنی کے علاوہ بدنامی کا باعث بھی ہو گی۔ مزید کہا کہ ہم یعنی تحقیق کرنے والے صحافی الجھی گتھی کو سلجھا لیتے ہیں۔ انوسٹی گیٹیو رپورٹنگ ایک ٹیم ورک ہوتاہے۔ جس میں اچھے لیڈر کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔ ٹیم میں کم از کم چار ممبر کی ضرورت ہوتی

ہے۔ موضوع کے انتخاب کے سلسلے میں وہ کہتے ہیں کہ وہ رپورٹ جو کسی سنگین جرم کومنظر عام پر لائے تاکہ معاشرہ و سماج میں گہرے اثرات مرتب ہو۔ مسئلہ قومی سطح کا حامل ہو۔ تشہیر کسی بڑی تبدیلی کا سبب ہو،کام شروع کرنے سے پہلے یہ ذہن نشیں کر لیں کہ کسی دوسرے رپورٹریا میڈیا نے اس موضوع یا مسئلے کو رپورٹنگ نہیں کی ہو۔ ان کے بموجب ٹیم لیڈر کو اس وقت تک کام شروع نہیں کرنا چاہئے جب تک یہ باور نہ ہو کہ موضوع جس پر چار پورٹرس کو ذمہ داری دی جارہی ہے۔ وہ بھی کم سے کم ایک سال کیلئے نتیجہ خیز ثابت ہو۔ اس کے بعد مسلسل میٹنگ لازمی ہے اوریومیہ حساب سے ہر رپورٹر اپنی پروگریس رپورٹ لکھے۔ جب اعداد و شمار جمع ہو جائے تو اگلا مرحلہ تجزیہ کا ہے اور پھر آخر میں نتیجہ پر پہنچنا ہے۔

۲) درج ذیل پر مختصر نوٹ لکھیں۔

1) مرکب عطفی

- مرکبِ عطفی

یہ وہ مرکب ہے جو دو آزاد صرفیوں کے درمیان ’واوِ عطف‘ داخل کر کے تشکیل دیا جاتا ہے، اسی لیے اسے ’عطفی مرکب‘ یا ’مرکبِ عطفی‘ کہتے ہیں ، مثلاً رنج و غم، جان و مال، لیل و نہار، شب و روز، تر و تازہ، آب و ہوا، وغیرہ۔ ان مرکبات میں ’’و‘‘ (بمعنی ’اور‘) ’حرفِ عطف‘ ہے جو لفظِ ما قبل سے ملا کر ادا کیا جاتا ہے۔

مرکبِ عطفی کے دونوں اجزا (آزاد صرفیے)، یعنی ’’و‘‘ سے قبل اور بعد میں آنے والے دونوں الفاظ عربی فارسی نژاد ہوتے ہیں جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔ معیاری اردو میں دو ہندی الاصل الفاظ کو حرفِ عطف سے جوڑ کر عطفی مرکب تشکیل نہیں دیے جاتے۔ اسی طرح ایک عربی یا فارسی لفظ اور ایک ہندی لفظ کو ’’و‘‘ سے ترکیب دے کر مرکبِ عطفی بنانے کی مثال بھی معیاری اردو میں نا پید ہے۔ مرکبِ عطفی کے دونوں اجزا جو دو آزاد صرفیوں یا الفاظ پر مشتمل ہوتے ہیں ، اسم بھی ہوسکتے ہیں اور صفت اور فعل بھی، مثلاً:

(۱)دونوں ا جزا اسم: شان و شوکت، علم و فن، دیرو حرم، شب و روز، صبح و شام، خواب و خیال، گل و بلبل، خاروخس، وغیرہ۔

(۲)دونوں اجزا صفت: تر و تازہ، نرم و نازک، سردو گرم، روشن و تابناک، حسین و جمیل، تنگ و تاریک، وغیرہ۔

(۳)دونوں اجزا فعل: آمدورفت، خوردو نوش، نوشت و خواند، دید و شنید، نشست و برخاست، خریدو فروخت، وغیرہ۔

مرکب عددی:-

یہ وہ مرکب ہے جس کے دونوں اجزا باہم اس طرح مخلوط ہوں کہ بہ ظاہر ترکیب کا گمان نہ ہو، مثلاً:

(۱)آسمان: یہ مرکب لفظ آسیا (بمعنی ’چکّی‘) کے جزو اول ’’آس‘‘ اور مانند (بمعنی ’مِثل‘) کے جزو اول ’’مان‘‘ سے مل کر بنا ہے، یعنی آس (یا)مان (ند)۔ ’’آسمان‘‘ کے لغوی معنی ہیں ، ’چکّی کے مثل یا مانند‘۔

(۲)آفتاب: یہ مرکب لفظ آفت اور آب کے امتزاج سے بنا ہے۔ یہ اصلاً ’’آفتِ آب‘‘ یعنی ’پانی کے لیے آفت‘ تھا جو کثرتِ استعمال سے ’’آفتاب‘‘ بن گیا، چوں کہ سورج کی شعاعوں سے پانی خشک ہو جاتا ہے، گویا سورج پانی کے لیے آفت ہوا۔ لہٰذا سورج کو اسی نام یعنی ’’آفتاب‘‘(آفتِ آب) سے پکارا جانے لگا۔

(۳)بغداد: عراق کے ایک شہر کا نام ہے۔ اصلاً یہ ’’باغ داد‘‘ تھا۔ یعنی ’انصاف کا باغ‘، جہاں نوشیروان عادل بیٹھ کر انصاف کیا کرتا تھا۔ بعد میں ’’باغ‘‘ کا الف ساقط ہو گیا اور اضافتِ زیر بھی حذف ہو گئی جس سے باغ داد، ’’بغداد‘‘ بن گیا۔

۳)مرکب اضافی

مرکبِ اضافی

یہ وہ مرکبِ ہے جو مضاف و مضاف الیہ سے مل کر بنتا ہے۔ اس کا پہلا جزو مضاف الیہ اور دوسرا جزو مضاف ہوتا ہے جس سے کا،کی، کے، کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے پہلے جزو کا آخری حرف بالکسر ہوتا ہے، یعنی اس کے نیچے زیر (ِ) ہوتی ہے جسے ’اضافتِ زیر‘ کہتے ہیں ، مثلاً خاکِ وطن (وطن کی خاک)۔ مرکبِ

اضافی ہمزہ (ئ) اور یائے مجہول (بڑی ے) کے اضافے سے بھی تشکیل دیا جاتا ہے، مثلاً خانۂ خدا (خدا کا گھر)، بوئے گل (پھول کی مہک)، وغیرہ۔

(الف) فارسی مرکبِ اضافی

مرکبِ اضافی کی تشکیل کے مذکورہ تینوں قاعدے فارسی کے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(ا)مرکبِ اضافی کا جزو اول جب مصمتے (Consonant)یا طویل مصوتے /ی/پر ختم ہوتا ہے تو اس کے آخری حرف کے نیچے زیر لگا دیتے ہیں جسے 'اضافتِ زیر' کہتے ہیں ، مثلاً دردِ دل، نبضِ بیمار، یادِ خدا، روز قیامت، غمِ دنیا، والیِ ریآست، کرسیِ صدارت، ماضیِ قریب، وغیرہ۔

(۲)مرکبِ اضافی کا جزو اول جب ہائے مختفی پر ختم ہوتا ہے تو اس کے اوپر ہمزہ (ء) بنا دیتے ہیں ، مثلاً نعرۂ آزادی، وعدۂ فردا، خانۂ خدا، نشۂ دولت، نغمۂ بہار، کوچۂ یار، سانحۂ کربلا، وغیرہ۔

(۳)مرکبِ اضافی کا جزو اول جب طویل مصوتے- (Long Vowel)(ا) یا -(وْ) پر ختم ہوتا ہے تو اس کے بعد یائے مجہول یا بڑی ''ے'' کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، لیکن اس پر ہمزہ (ئ) بھی بنا دیا جاتا ہے، مثلاً صدائے دل، سزائے قید، تماشائے دنیا، بوئے گل، آبروئے وطن، خوئے دوست(ا)، وغیرہ۔

فعل متعدی

۳۔ مرکبِ توصیفی

یہ وہ مرکب ہے جس کا جزو آخر صفت ہوتا ہے اور جزو اول موصوف۔ مرکبِ توصیفی بھی دو آزاد صرفیوں کو زیر، ہمزہ اور یائے مجہول (بڑی ''ے'') کے ساتھ ترکیب دینے سے بنتا ہے۔ لیکن ان کے معنی کا، کی، کے، کے نہیں ہوتے۔ اردو میں مستعمل تینوں اقسام کے مرکباتِ توصیفی یہ ہیں:

(ا) زیر سے مرکب، مثلاً روز سیاہ، گلِ سرخ، شبِ تاریک، روز روشن، سخن مختصر، حکایتِ لذیذ، تن نازک، وغیرہ۔

(۲)ہمزہ سے مرکب، مثلاً جادۂ مستقیم، دیدۂ نم، لقمۂ تر، شعلۂ جوالہ، بادۂ رنگین، خانۂ خالی، وغیرہ۔

(٣)یائے مجہول اور ہمزہ سے مرکب، مثلاً روْئے زیبا، گفتگوئے خاص،جائے تنگ، ہوائے سرد، وغیرہ۔

فعل مجہول۔

یہ وہ مرکب ہے جس کا جزو آخر صفت ہوتا ہے اور جزو اول موصوف۔ مرکبِ توصیفی بھی دو آزاد صرفیوں کو زیر، ہمزہ اور یائے مجہول (بڑی ’’ے‘‘) کے ساتھ ترکیب دینے سے بنتا ہے۔ لیکن ان کے معنی کا، کی، کے، کے نہیں ہوتے۔ اردو میں مستعمل تینوں اقسام کے مرکباتِ توصیفی یہ ہیں:

(ا) زیر سے مرکب، مثلاً روز سیاہ، گلِ سرخ، شبِ تاریک، روز روشن، سخن مختصر، حکایتِ لذیذ، تن نازک، وغیرہ۔

(٢)ہمزہ سے مرکب، مثلاً جادۂ مستقیم، دیدۂ نم، لقمۂ تر، شعلۂ جوالہ، بادۂ رنگین، خانۂ خالی، وغیرہ۔

(٣)یائے مجہول اور ہمزہ سے مرکب، مثلاً روْئے زیبا، گفتگوئے خاص،جائے تنگ، ہوائے سرد، وغیرہ۔

٣)ترجمہ کے اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے نیچے دئیے گئے سطور کا اردو میں ترجمہ کریں۔

کابل: اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کے خصوصی ایلچی اور افغانستان میں اقوام متحدہ کے تعاون مشن (یو این اے ایم اے) کے سربراہ ،نے طالبان کے دوسرے شخص اور قطر میں اس گروپ کے سیاسی دفتر کے سربراہ سے ملاقات کی۔ یوناما نے پیر کے روز کہا کہ ملا عبد الغنی برادر کے ساتھ ملاقات میں دیبوراہ لیونس نے افغانستان میں "منصفانہ اور جامع" امن پر زور دیا۔ یہ اجلاس اتوار کے روز قطعہ دارالحکومت دوحہ شہر میں ہوا ، یوناما کے مطابق ، انٹرا افغان مذاکرات کا پہلا دور بھی منعقد ہونے کا منصوبہ ہے۔ طالبان کے پولیٹیکل آفس کے ترجمان سہیل شاہین نے کہا کہ اس ملاقات میں حکومت افغانستان اور طالبان کے مابین قیدیوں کے تبادلے کے ساتھ ساتھ انٹرا افغان مذاکرات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ یہ اجلاس ایک

دن بعد ہوا جب یوناما نے طالبان پر کرونا وائرس کے وبائی امراض کے دوران جان بوجھ کر حملوں کا الزام عائد کیا۔ یوناما نے ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ وبائی وبا کے دوران طالبان نے صحت کی دیکھ بھال کرنے والے کارکنوں کا اغوا جاری رکھا اور منشیات کی دکان پر حملہ کیا۔ اس رپورٹ میں 12 مئی کو کابل کے مضافاتی علاقے دشت برچی میں ایک زچگی کے اسپتال پر مسلح حملے کا بھی ذکر ہے جس میں 14 حاملہ خواتین اور نوزائیدہ بچوں کی ہلاکت ہوئی تھی۔ ڈیش دہشت گردی کے حملے نے اسپتال حملے کی ذمہ داری قبول کرلی ہے

پشاور: وزیراعلیٰ محمود خان نے کہا ہے کہ صحت کے انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانا حکومت کی اولین ترجیح ہے تاکہ صحت کے نظام کو صوبے میں کوڈ 19 وبائی مرض سے لاحق چیلنجوں سے موثر انداز میں نپٹا سکے۔

اتوار کے روز یہاں ایک بیان میں ، انہوں نے کہا کہ موجودہ صحت کے بنیادی ڈھانچے کو کورون وائرس وبائی بیماری سے نمٹنے کے قابل بنانے کے لئے ، صحت کی ہنگامی صورتحال کے لئے آئندہ مالی سال کے سالانہ بجٹ میں صحت کے شعبے کے لئے 124 ارب روپے تجویز کیے گئے تھے۔ .

وزیر اعلی نے کہا کہ ہنگامی بنیادوں پر سرکاری شعبے کے ترتیری نگہداشت خودمختار اسپتالوں کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لئے ، ان اسپتالوں میں جاری ترقیاتی سکیموں کی بروقت تکمیل کے لئے 10 ارب روپے مختص کیے گئے جو موجودہ بجٹ میں 26 ارب روپے سے زیادہ ہیں۔ ان اسپتالوں کے لئے۔

مسٹر خان نے کہا کہ آئندہ مالی سال کے دوران آباد اور مربوط اضلاع میں ضلعی ہیڈ کوارٹرز اور تحصیل ہیڈ کوارٹر اسپتالوں ، دیہی صحت مراکز اور بنیادی صحت یونٹوں سمیت سرکاری شعبے کے تمام اسپتالوں کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں گے۔ تربیت یافتہ انسانی وسائل ، طبی سامان ، دوائیں اور دیگر مطلوبہ سہولیات کی ضروریات۔

انہوں نے کہا ، "اس سلسلے میں ، صحت کی فراہمی کے ان تمام تر رسد کے سامان کی ضرورت کا جائزہ لیا جارہا ہے ،" انہوں نے کہا۔

وزیراعلیٰ نے کہا کہ سرکاری شعبے کے اسپتالوں کے لئے ضروری ادویات کی خریداری کے لئے فنڈز میں گذشتہ سال کے ڈھائی ارب روپے کے مقابلے میں بجٹ میں

increased billion ارب روپے کا اضافہ کیا گیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بجٹ میں سرکاری شعبوں کے اسپتالوں کے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کو آؤٹ سورس کرنے کے لئے بھی ایک ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ the صوبے کے لوگوں کو علاج معالجے کی مفت سہولیات کی فراہمی ہماری حکومت کی اولین ترجیح رہی ہے اور سماجی صحت کے تحفظ کا ایک پرچم بردار پروگرام ہماری سابقہ صوبائی حکومت کے دوران محدود کوریج کے ساتھ شروع کیا گیا تھا۔ .

انہوں نے کہا کہ سماجی صحت سے متعلق تحفظ اسکیم کی کوریج پورے صوبے تک پھیلائی جارہی ہے جس کے لئے مالی سال 2020-21 کے صحت کے بجٹ میں 10 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔